نوحہ

کٹے سروں کی سلامی قبول کر زینبؑ
بچا کے لائی امامت کو اپنے گھر زینبؑ

سفر حسینؑ کا کرب و بلا میں ختم ہوا
نہ ختم ہو سکا لیکن ترا سفر زینبؑ

چلی تھی جب یہ مدینے سے تب کسے تھی خبر
پھرائی جائے گی گلیوں میں در بہ در زینبؑ

ستم کی راہوں سے تنہا نہیں گزر تیرا
سرِ حسینؑ ہے نیزے پہ ہمسفر زینبؑ

نہ کوئی جان سکا تیری داستانِ الم
ترے غموں کی فقط ہے تجھے خبر زینبؑ

پڑا تھا خاک پہ بھائی کا بے کفن لاشہ
بس اب تو خاک اڑائے گی عمر بھر زینبؑ

ہر ایک گام پہ کرب و بلا بناتی گئی
گئی ہے شام میں ہائے جدھر جدھر زینبؑ

عزا و ماتم و نوحہ اُسی کی سنت ہے
وہ ایک ماتمی زینبؑ وہ نوحہ گر زینبؑ

دعا ہے نورِ علیؔ کی کہ جان جب جائے
جھکا ہوا ہو ترے در پہ میرا سر زینبؑ